المہدیؑ ادارہ تربیت اسلامی
ISO-PAKISTAN

ولادت باسعادت

منجی عالم بشریت امام زمان (عج)

کے پُرمسرت موقع پر اپنے بچوں کو امام عصر (عج) سے آشنا کریں۔

مہدوی کہانیاں

خود بھی پڑھیں اپنے بچوں کو بھی پڑھائیں

بچے اور امام مہدی علیہ السلام

کہانیاں

Presented by Ziaraat.Com

وقت کے مسافر (پہلی قسط)

دادی کہنے لگیں: دیکھو بیٹی فاطمہ جب امام مہدی علیہ السلام ظہور کریں گے دنیا کے حالات کیا ہوں گے؟ ضروری ہے کہ ہمیں اپنے امام علیہ السلام کے بارے میں معلومات ہوں۔

فاطمہ نے پوچھا: کیسی معلومات؟

دادی مسکرائیں اور کہا :

جیسے کہ وہ (ع) تمام پیغمبروں سے مشابہ ہیں اور ان کے پاس وہ چیزیں بھی ہیں جو پیغمبروں کے پاس تھیں۔ اسی وجہ سے جب وہ آئیں گے تو تمام انسانوں کے امام ہوں گے۔

فاطمہ بہت حیران تھی، کہنے لگی: دادی جان ہماری معلومات تو اس بارے میں بالکل نہیں۔ ہم کیسے جان سکیں گے؟

دادی نے کہا: میں مدد کروں گی۔ باکس سے کالے رنگ کا صاف پتھر نکال کر اسے دیا اور کہا کہ یہ پتھر جاننے میں مدد دے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

فاطمہ نے پتھر کو غور سے دیکھا اور کہا: یہ تو صرف کالا پتھر ہے۔

دادی کہنے لگیں: یہ معمولی پتھر نہیں ہے، یہ ایک شہاب ہے۔

اگلی صبح فاطمہ اپنے دوستوں کے پاس گئی۔ انہوں نے مل کر ایک گروپ بنایا تا کہ یہ معلوم کر سکیں کے امام علیہ السلام کے ظہور کے وقت دنیا کے حالات کیسے ہوں گے؟

Presented by Ziaraat.Com

جیسا کہ دادی نے کہا تھا فاطمہ، سحر اور ماہ نور نے ہاتھوں کو پتھر پر رکھا اور آنکھوں کو بند کر لیا۔ اب انہیں کسی بھی پیغمبر کا نام لینا تھا تا کہ پتھر روشن ہو سکے۔ ماہ نور بلند آواز سے کہنے لگی: قالین حضرت سلیمان علیہ السلام، قالین حضرت سلیمان علیہ السلام اس سے پہلے کہ اپنی بات کو پوری کرتی، نور کی کرنیں پتھر کے درمیان سے روشن ہونا شروع ہو گئیں اور لمحہ بہ لمحہ بڑھنے لگیں یہاں تک کہ بچیوں کو اپنے گھیرے میں لے لیا، ان کے چہروں پر ٹھنڈی ہوا کے جھونکے لگنے لگے کچھ ہی لمحوں میں انہیں گھنٹی اور لوگوں کے بات کرنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

جاری ہے۔۔۔

وقت کے مسافر (دوسری قسط)

گزشتہ: فاطمہ، سحر اور ماہ نور امام علیہ السلام کی حکومت کے بارے میں جاننا چاہتی تھیں۔ وہ جادوئی پتھر کے ذریعے

وقت میں سفر کرتی ہیں تا کہ پیغمبروں کی زندگی کہ بارے میں جانیں اور اس ذریعے سے اپنے سوال کا جواب پا لیں۔

Presented by Ziaraat.Com

وہ نور کے گھیرے میں تھیں اور نیچے کی طرف دیکھ رہی تھیں۔

سحر کہنے لگی: واہ! یہ تو واقعا کام کر گیا۔

فاطمہ مسکرائی اور کہا: میری دادی کبھی جھوٹ نہیں بولتیں لیکن ان کو لوگوں کی باتوں کی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

وہ آپس میں حلقہ بنائے بیٹھی تھیں۔

تیز ہوا کا جھونکا ان کے چہروں سے ٹکرایا ساتھ ہی آواز سنائی دی مگر آواز کی سمت معلوم نہ ہو سکی۔

آواز نے پوچھا: تم کون ہو؟ اور ادھر کیا کر رہی ہو؟

بچیاں جو کچھ ڈری ہوئی تھیں، پوچھنے لگیں: تم کون ہو؟ کیوں ہم تمہیں دیکھ نہیں پا رہیں؟

آواز نے کہا: میں ہوا ہوں۔

Presented by Ziaraat.Com

فاطمہ مسکرائی اور کہا: میری دادی کبھی جھوٹ نہیں بولتیں لیکن ان کو لوگوں کی باتوں کی سمجھ نہیں آرہی تھی۔

وہ آپس میں حلقہ بنائے بیٹھی تھیں۔

تیز ہوا کا جھونکا ان کے چہروں سے ٹکرایا ساتھ ہی آواز سنائی دی مگر آواز کی سمت معلوم نہ ہو سکی۔

آواز نے پوچھا: تم کون ہو؟ اور ادھر کیا کر رہی ہو؟

بچیاں جو کچھ ڈری ہوئی تھیں، پوچھنے لگیں: تم کون ہو؟ کیوں ہم تمہیں دیکھ نہیں پا رہیں؟

آواز نے کہا: میں ہوا ہوں۔

Presented by Ziaraat.Com

رات کی تاریکی اور چراغ کا بیان

دوستو! آج میں آپ کو عالم اسلام کے ایک بہت بڑے بزرگ کا تعارف کرواتا ہوں۔

دوستو! ایک دلچسپ اور پڑھنے والی داستان ہے، جو عالم اسلام کے بہت بڑے بزرگ ہیں، بیان کرنے لگا ہوں، جو لوگ گزشتہ واقعات کو پڑھنا چاہتے ہیں وہ ضرور میرے ساتھ اس سفر میں شامل ہوں۔

میں اس وقت عراق کے شہر بغداد کے ایک پرانے گھر کے سامنے کھڑا ہوں، ہزار سال پہلے اس گھر میں عالم اسلام کے بزرگ شیخ مفید رہتے تھے، آیئے! ان کے کمرے میں داخل ہو کر ان کے ساتھ رہنے والوں سے باتیں کرتے ہیں۔

سلام! مہربانی فرما کر اپنا تعارف کروائیں۔

والسلام! میں شیخ مفید کا چراغ ہوں، اکثر راتوں کو انہوں نے مجھے روشن کر کے اپنے دروس کا مطالعہ کیا، کتابیں لکھیں اور بعض راتیں اللہ کے ساتھ راز و نیاز میں گزار دیں۔

ہمیں مزید ان کے بارے میں بتایئے۔

Presented by Ziaraat.Com

انھوں نے بہت کتابیں لکھیں،ایک منٹ مجھے سوچ لینے دیں، جی جی!انہوں نے تقریبا200 کتابیں، جی ہاں!بالکل200 کے قریب ہی کتابیں تحریر کی تھیں۔ مجھے ان کی کتابوں میں سے ایک کتاب بہت پسند ہے،یہ کتاب غیبت"امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں ہے۔

ہم نے چراغ کا شکریہ ادا کیا اور شیخ مفید کے ایک ساتھی قلم جو ہمیشہ ان کے ساتھ رہتے تھے،ان کے پاس ہمیں بتانے کے لیے یقینا بہت کچھ ہے۔میں غلط تو نہیں کہہ رہا؟

جی میں شیخ مفید کا قلم ہوں، بہت ہی پیارے رات اور دن تھے جو شیخ کے ساتھ گزرے۔

کیا کوئی واقعہ ہمیں سنا سکتے ہیں؟

جی مجھے یاد پڑتا ایک رات میز پر موجود کاغذات پر سو رہا تھا۔ اچانک جیسے بارش شروع ہو گئی ہو میرے اوپر پانی کے قطرات گرنے لگے، خواب سے جاگا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک خط ہے جسے شیخ مفید پڑھتے جاتے ہیں اور ساتھ ساتھ گریہ بھی کرتے جاتے ہیں۔

کیوں؟ کیا کوئی بُری خبر تھی؟

میں نے بھی پہلے ایسا ہی سوچا، مگر جب خط پڑھا تو پتہ چلا کہ شیخ مفید خوشی اور محبت کی وجہ سے گریہ کر رہے تھے۔

کیا کسی اہم انسان کا خط تھا؟

جی!انھیں امام مہدی علیہ السلام نے خط لکھا تھا۔

واہ!خوش بختی ان کے لیے،یاد ہے خط میں کیا لکھا تھا۔

سارا خط تو یاد نہیں مگر شروع کا کچھ حصہ یاد ہے۔

پروردگار کا سلام ہو اس پر جو ہم سے محبت کرتا ہے۔۔۔اور ہم پر خاص سعادت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے۔ ہم تمہارے وجود پر اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

امام مہدیؑ کا بچپن اور ظالم حکمران کے انجام کی پیش گوئی

ابراہیم فوارہ سے وضو کر کے وہیں قریب بیٹھ گے اور آسمان کی طرف دیکھ کر سرد آہ بھری۔

سمیہ (ان کی بیوی) جو کھڑکی کے قریب کھڑی تھیں، صحن میں اپنے شوہر کی قریب آئیں اور کہنے لگیں: اس کا مطلب کچھ نہیں ہو سکتا؟

اس شہر میں کوئی ہماری مدد کو نہیں پہنچے گا؟ ابراہیم کہنے لگے: میں نے اپنے آپ کو تیار کر لیا ہے، کیونکہ ظالم حکمران آج کل میں مجھے گرفتار کر کے مار دے گا، ہمیں اس شہر سے جانا پڑے گا۔

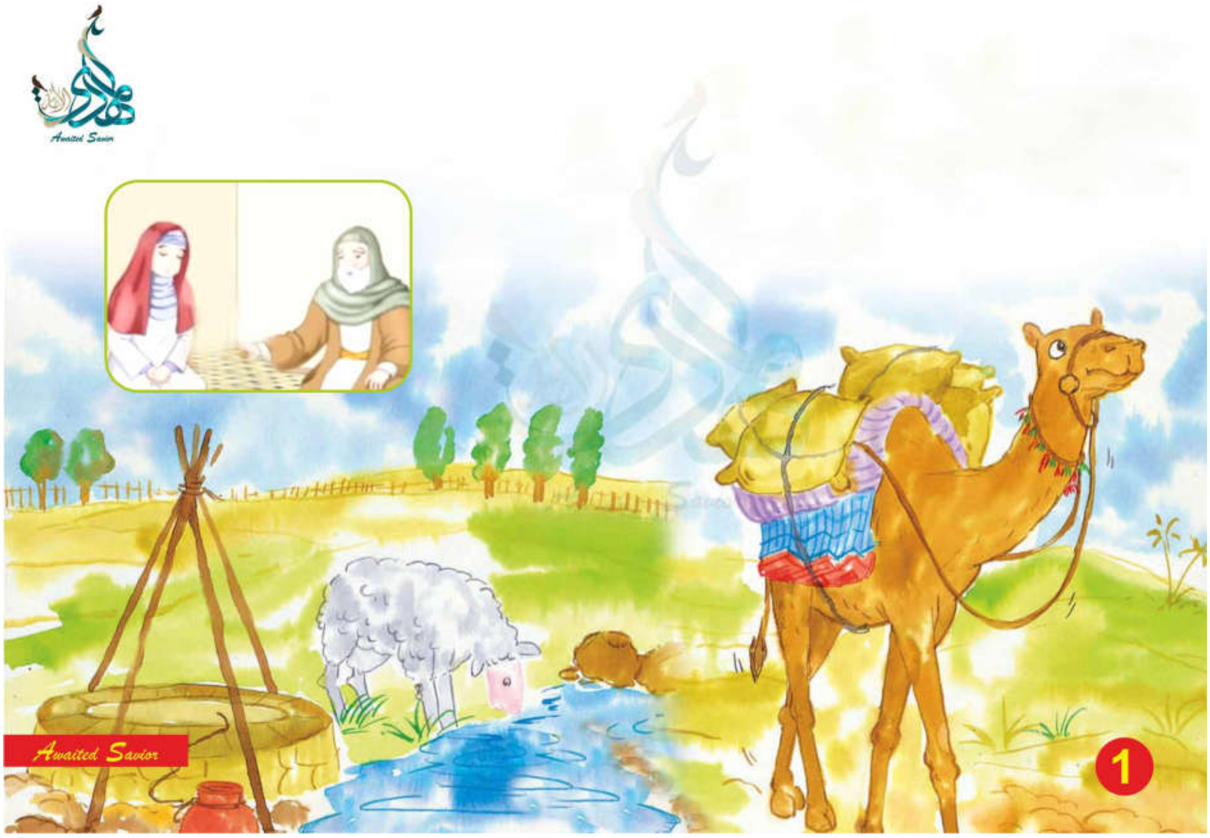

Presented by Ziaraat.Com

سمیہ اپنے شوہر سے کہنے لگیں: کئی سالوں سے حضرت علی علیہ السلام کے پیروکار مصائب کا شکار ہیں اور امام حسن عسکری علیہ السلام کو ان کے اپنے ہی گھر میں قیدیوں کی طرح نظر بند کیا ہوا ہے۔ جیسے ہی سمیہ نے امامؑ کا نام لیا ابراہیم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور گلو گیر آواز میں کہنے لگے: کل میں امامؑ سے الوداعی ملاقات کرنے جاؤں گا، اس کے بعد ہم نکل چلیں گے۔

اگلی صبح ابراہیم امام حسن عسکری علیہ السلام کے گھر کی طرف چل پڑے، جب امام علیہ السلام کے گھر میں داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں صحن میں ایک بچہ جس کا چہرہ چاند کی طرح دمک رہا ہے، اس بچے کی زیارت سے ابراہیم کا دل پر سکون ہو گیا۔ ابراہیم نے سلام کیا، اس سے پہلے کہ ابراہیم مزید کچھ بولتے، بچے نے سلام کا جواب دیا اور کہنے لگا: ابراہیم فرار نہ کرو، اللہ تعالی بہت جلد ظالم حاکم کو اس کے انجام تک پہنچا دے گا۔

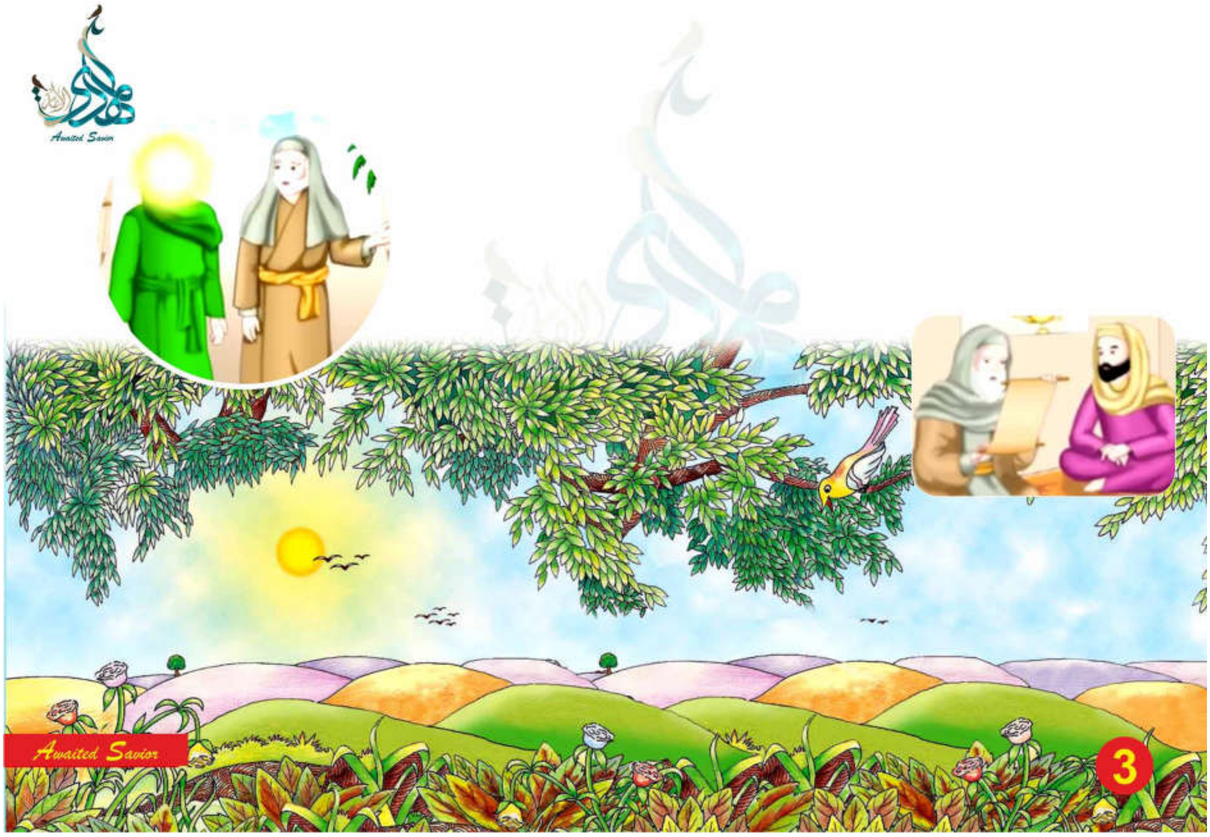

ابراہیم نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں، یہ بچہ کون ہے، جو میرے دل کے حال کو بھی جانتا ہے؟ امامؑ نے فرمایا: یہ مہدیؑ ہیں جو میرے بعد امام ہوں گے۔

ابراہیم نے امامؑ کو خدا حافظ کہا اور گھر کی طرف چل پڑے۔ سمیہ جو گھر کی دہلیز پر ان کا انتظار کر رہی تھیں، ابراہیم کے چہرے پر خوشی دیکھ کر حیران ہوئیں اور اس کا سبب پوچھنے لگیں۔ جواب میں ابراہیم نے امامؑ کے گھر جو واقعہ پیش آیا تھا، اسے سنایا۔

کچھ ہی دنوں بعد ابراہیم کے چچا نے ظالم حکمران کے مارے جانے کی خبر انھیں سنائی۔

Presented by Ziaraat.Com

سچے منتظر

نرگس صبح سویرے خوشی خوشی بیدار ہوئی اس کے خوش ہونے کی وجہ آج اس کے داداجان نے حج سے واپس لوٹنا تھا۔ ناشتہ کرکے وہ اپنے کمرے میں واپس گئی اور کہانی پڑھنے میں مصروف ہو گئی۔ انتظار کرنا اس کو مشکل لگنے لگا:

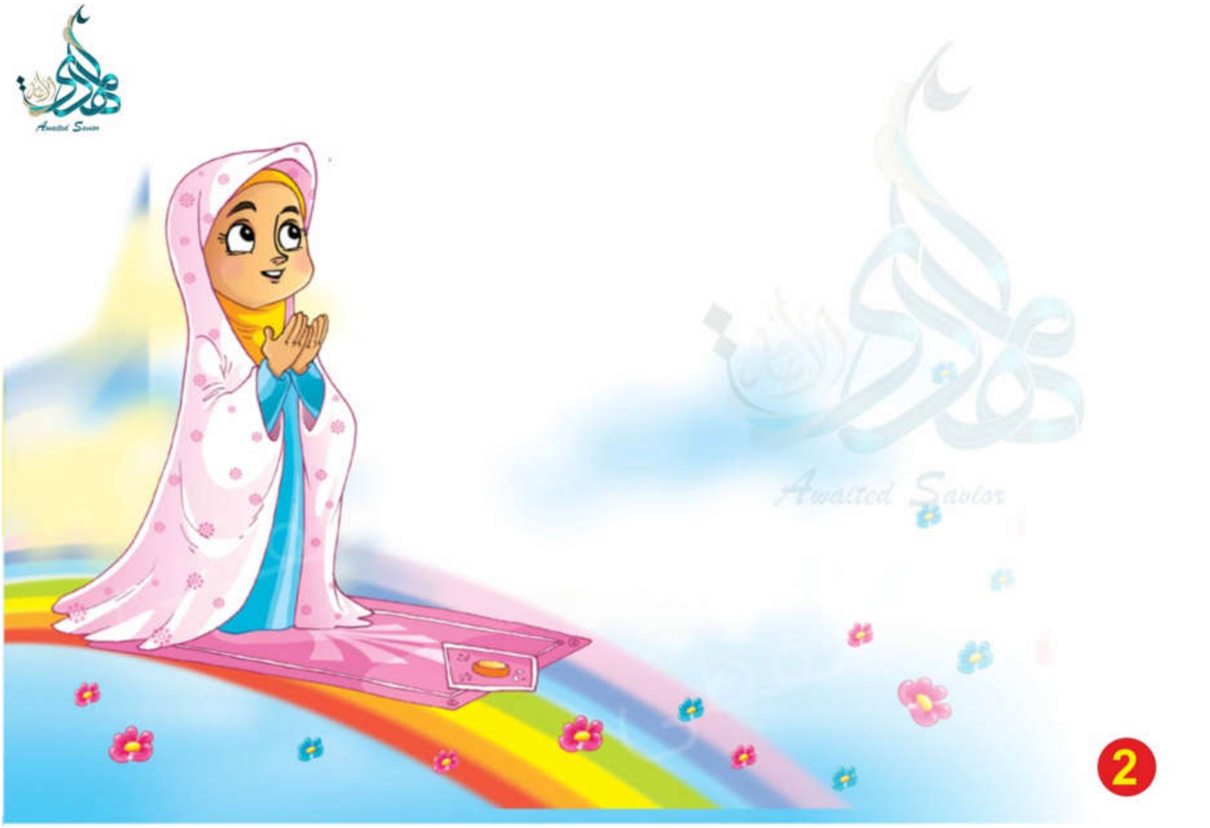

تو اپنی والدہ جو دوپہر کا کھانا بنانے میں مصروف تھیں ان کے پاس چلی آئی۔ آہ بھری اور کہنے لگی: اماں جان داداجان کب آئیں گے میرا دل ان سے ملنے کے لیے بڑا بے قرار ہے۔

والدہ مسکرائی اور کہنے لگیں: پیاری بیٹی! اچھی بات ہے کہ منتظر ہو مگر کیا ہی اچھا ہو کہ تم میری کاموں میں مدد کرو تاکہ جب تمھارے داداجان آئیں تو سارا گھر انھیں صاف ستھرا ملے تم تو جانتی ہو انھیں پھولوں اور باغیچہ سے کتنی محبت ہے۔ تم اس دوران میں پھولوں کو پانی دے سکتی ہو، اپنے کمرے کی صفائی کر سکتی ہو پھر خوبصورت لباس پہنو تاکہ جب تمہارے داداجان تشریف لائیں تو ان کا دل خوشی سے سرشار ہو جائے۔ نرگس نے ایک لمحہ کے لیے سوچا اور مسکراتے ہوئے باغ کی صفائی میں لگ گئی۔

Presented by Ziaraat.Com

پیارے بچو! شام تک نرگس اپنی والدہ کی مدد کرتی رہی۔ پھولوں کو پانی، دیا کمرے کی صفائی کی اور نہا دھو کر تیار ہو گئی، دادا جان آئیں تو اُس سے خوش ہوں۔

نرگس اپنے سارے کام ختم کر کے کھڑکی کے پاس جا کھڑی ہوئی اور گلی میں دیکھنے لگی، والدہ جو قرآن کریم کی تلاوت میں مصروف تھیں اس سے مخاطب ہو کر کہنے لگیں: بیٹی کھڑکی کے پاس کھڑے کھڑے تھک تو نہیں گئی؟ نرگس کہنے لگی نہیں اماں جان بالکل نہیں تھکی۔ نرگس والد کی گاڑی کی آواز سنتے ہی خوشی سے دروازے کی طرف لپکی کہ آنے والے مہمانوں کے لیے دروازہ کھول سکے۔
جی ہاں پیارے بچو! نرگس اپنے دادا جان کی منتظر تھی، ان کی خوشی کے لیے کیسے سارا دن مصروف رہی؟

بچو! ہم بھی تو اپنے آخری امام مہدی علیہ السلام کے منتظر ہیں، کیوں نہ ہم بھی نرگس کی طرح اچھے اچھے کاموں میں لگ جائیں جن سے ہمارے امام علیہ السلام راضی ہوں؟

جی ہاں پیارے بچو! اگر ہم امام علیہ السلام کے سچے منتظر ہیں تو ہمیں اس دنیا کو خوشی اور محبت سے بھر دینا چاہیے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا کرم کرے اور ہم اپنے پیارے امام علیہ السلام کی جلد زیارت کر سکیں۔

Presented by Ziaraat.Com

بچو! جو بھی آخری امام علیہ السلام کے انتظار میں ہے اس کو یہ نہیں چاہیے کہ وہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائے اور صرف دعا کرتا رہے کہ امام علیہ السلام جلد ظہور کریں۔

بلکہ ہمیں بھی ایسے نیک اور اچھے کام انجام دینا چاہئیں جن سے ہمارے امام علیہ السلام ہم سے راضی اور خوش ہوں۔

Presented by Ziaraat.Com

شیخ صدوقؒ

دوستو! آج میں آپ کو عالم اسلام کے ایک بہت بڑے بزرگ کا تعارف کرواتا ہوں۔

اس وقت قم (ایران کا ایک شہر) کے ایک چھوٹے اور پرانے سے گھر کے آگے کھڑا ہوں، یہ گھر جناب محمد بن علی کا ہے جو شیخ صدوقؒ کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔

چلیں! گھر والوں سے بات کرتے ہیں۔

سلام محترم "دروازہ" آپ کیسے ہیں؟ آپ یقینا جناب شیخ صدوقؒ کو قریب سے جانتے ہوں گے، مہربانی فرما کر ان کے بارے میں کچھ بتائیں۔

والسلام! جی بالکل، یہ ان کے والد کا گھر ہے، جناب استاد امام مہدی علیہ السلام کی دعا سے پیدا ہوئے اور بیس (20) سال تک اسی گھر میں رہے۔ یہاں تک کہ بادشاہ کے ظلم و ستم کی وجہ سے یہاں سے ہجرت کر گئے۔ کہاں چلے گئے؟

ری" شہر میں جا کر رہنے لگے، وہاں جا کر ایک اہم ترین کتاب لکھی۔ اس کے بعد مختلف شہروں میں جاتے رہے اور بہت سے شاگردوں کو تربیت دی، عالم اسلام کے بہت بڑے اساتذہ میں شمار ہوتے تھے اور اپنی عمر کا آخری حصہ "ری" شہر گزارا۔ ان کا مزار عالی قدر اسی شہر میں ہے۔ دنیا بھر سے لوگ اس مزار کی زیارت کو آتے ہیں۔ آپ کا بہت شکر گزار ہوں، آیئے اب "ری" شہر چلتے ہیں!

Presented by Ziaraat.Com

کیا خوبصورت باغ، یہ شیخ صدوقؒ کی آرام گاہ ہے، ہم ان کے گھر چلتے ہیں۔

چھوٹے سے کمرہ میں ہوں، جہاں کونے میں ایک خوبصورت اور پیاری میز پڑی ہے، میں اس سے ملنے کے لیے آگے بڑھا۔

سلام! محترم "میز" آپ کیسی ہیں؟ میں آپ سے استاد کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔

والسلام، خوش آمدید! میں استاد کی میز ہوں اور ان کے خوبصورت واقعات کو جانتی ہوں، کبھی اُس حسین رات کو نہیں بھول سکتی۔

کون سی رات؟

جس رات امام مہدی اُن کے خواب میں تشریف لائے اور ایک اہم ترین کتاب لکھنے کا حکم دیا۔ رات میں استاد اٹھے اور صبح کی اذان تک گھر کے صحن میں ٹہلتے رہے، کمرے میں تشریف لائے وضو کیا، نماز پڑھی اور استاد نے لکھنا شروع کر دیا، اس کتاب کا نام "کمال الدین و تمام النعمہ" رکھا۔

میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں، دوستو! آیئے اب صحن کی طرف چلتے ہیں۔

جناب شیخ صدوقؒ نے اپنی ستر (70) سالہ زندگی میں تین سو (300) کتابیں لکھیں۔

شیخ صدوقؒ اپنی کتاب کے شروع میں لکھتے ہیں کہ میں امام علیہ السلام کے دوران غیبت میں شیعوں کی مشکلات کی وجہ سے پریشان تھا۔ ایک رات میں نے امام علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ خانہ کعبہ کے دروازہ پر کھڑے ہیں اور پریشانی میں ان کے قریب آیا۔ حضرت (ع) نے میری طرف دیکھا، وہ پریشانی کو سمجھ گئے۔ میرے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: غیبت کے بارے میں کتاب کیوں نہیں لکھتے کہ پریشانیوں کو کم کر سکو؟

میں نے کہا: میرے مولا غیبت کے موضوع پر مختلف کتابیں لکھ چکا ہوں۔

فرمایا: اس طرح نہیں، اب تمھیں حکم دیتا ہوں کہ ایسی کتاب لکھو جس میں پیغمبروں کی "غیبت" کا ذکر کیا جائے۔

Presented by Ziaraat.Com

سید عبد الکریم سلائی والا

سید کریم بازار میں پھٹے پرانے جوتوں کی سلائی کرتا تھا، جوتوں کی مرمت اتنی مہارت سے کرتا کہ وہ نئے لگنے لگتے۔

اسی وجہ سے لوگ اسے سید عبد الکریم سلائی والا کہتے تھے۔

ایسا مہربان بزرگ جب بھی کوئی اس کے پاس اپنے جوتے مرمت کے لیے لے جاتا ہمیشہ مسکرا کر رکھ لیتا اور اگلے روز نئے جوتوں کی شکل میں واپس کرتا۔

سید عبد الکریم دوسرے بزرگوں کی طرح امام حسین علیہ السلام کا عاشق تھا۔ یعنی امام حسین علیہ السلام کو بہت زیادہ دوست رکھتا تھا جیسے ہی امام علیہ السلام کا ذکر آتا، آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔

ایک دن سید عبد الکریم اپنے ایک دوست کے ساتھ باتوں میں مشغول کہہ رہے تھے کہ تم یقین کرو گے کہ میں نے کو رات خواب میں نبی اکرم ﷺ کو دیکھا؟

تم نے بات کی؟

یقیناً ہم نے باتیں کیں، میں نے درخواست کی کہ میں اُن ﷺ کے بیٹے امام مہدی علیہ السلام کو دیکھنا چاہتا ہوں۔

Presented by Ziaraat.Com

بہت خوب!

پھر کیا ہوا؟انہوں نے کیا فرمایا؟

انہوں ﷺ نے فرمایا: اگر تم امام مہدی علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتے ہو تو ایک دن میں دو مرتبہ میرے بیٹے امام حسین علیہ السلام کے لیے گریہ کرو۔

شاید کوئی یقین نہ کر سکے کہ اسی سید عبد الکریم جوتے سلائی کرنے والے نے ایک روز امام مہدیؑ کی زیارت کی۔

بعد میں لوگوں نے اس کا امام علیہ السلام سے ملاقات کا واقعہ سنا۔

امام مہدی علیہ السلام، سید عبد الکریم کے پاس کھڑے، ان سے کہتے ہیں: سید کیا تم میرے جوتے سلائی نہیں کرو گے؟

سید عبد الکریم مسکرائے اور کہنے لگے آپ علیہ السلام سے پہلے تین لوگوں کے جوتے سلائی کے لیے پڑے ہیں۔

کچھ منٹ بعد دوبارہ کہنے لگے: سید! میرے جوتوں کے سلائی نہیں کرنی؟

سید عبد الکریم کہنے لگے: کیوں نہیں میرے مولا! ان تین جوتوں کے بعد آپ علیہ السلام کے جوتوں کی سلائی کردوں گا۔

مزید کچھ منٹ گزرے تو امام علیہ السلام نے فرمایا: سید! کیا تم جوتے سلائی کرو گے؟

سید عبد الکریم کی ہمت جواب دے گئی، اپنی جگہ سے اٹھے اور امام علیہ السلام کے گلے لگ گئے اور کہنے لگے: میرے مولا! میرا اتنا امتحان نہ لیں، اب اگر آپ علیہ السلام نے ایک بار پھر سوال کیا تو اُونچی آواز میں پکار کر کہوں گا: میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے یوسف سے بغل گیر ہوں۔

Presented by Ziaraat.Com

عدالت کا قیام

اللہ تعالیٰ کے حکم پر سب انبیاء اکرام اور اولیاء خدا نے اس دنیا میں ظلم کے خلاف اور عدالت کو قائم کرنے کے لیے انسانوں کی راہنمائی فرمائی۔

اللہ تعالیٰ کے سب نمائندے اس بات کو پسند کرتے تھے کہ ایسے بڑے انسان جو دوسروں کے لیے تکلیف و اذیت کا باعث ہیں ان کا اس دنیا سے خاتمہ کر دیا جائے۔

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آخری پیغمبر، ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بھیجا۔ آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) ہمیشہ اپنی باتوں میں اس بات کا ذکر کرتے تھے کہ جو اس دنیا میں عدالت کو مکمل طور پر قائم کرے گا وہ میرے پیارے بیٹے امام حسین علیہ السلام کی نویں نسل میں سے ہو گا۔ امام حسین علیہ السلام نے نہ صرف خود بلکہ اپنے گھر والوں اور بچوں کے ساتھ مل کر عدالت کے قیام اور ظلم کے خلاف جنگ کی۔

Presented by Ziaraat.Com

امام مہدی علیہ السلام کا انتظار بھی واقعہ عاشورا کے ساتھ جوڑا ہوا ہے۔ اس بات کا ذکر کہ امام مہدی علیہ السلام، امام حسین علیہ السلام کا بدلہ لیں گے مختلف دعا اور زیارتوں میں بھی موجود ہے، امام حسین علیہ السلام نے امر بہ معروف اور نہی عن المنکر (اچھائی کا حکم اور برائی سے روکنے) کے لیے جنگ کی۔

امام مہدی علیہ السلام نے آ کر امام حسین علیہ السلام کے اس مقصد کو مکمل کرنا ہے۔

امام حسین علیہ السلام کا ایک اور مقصد ظلم کے خلاف جنگ کرنا تھا اور امام مہدی علیہ السلام کا مقصد بھی ظلم کے خلاف جنگ کرنا اور عدالت ہی کو قائم کرنا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ امام حسین علیہ السلام کی ہر مجلس میں امام حسین علیہ السلام اور امام مہدی علیہ السلام کے مقاصد کو بیان کریں۔

Presented by Ziaraat.Com

آخری نبی اور آخری امام

حضرت محمد ﷺ ہمارے آخری نبی ہیں اور امام مہدی علیہ السلام ہمارے آخری امام ہیں۔

یہ دونوں ایک دوسرے سے بہت شباہت رکھتے ہیں۔

قرآن مجید میں نبی پاک ﷺ کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ بہت ذہین ہیں، اللہ کے نبی ﷺ نے امام مہدی علیہ السلام کے متعلق فرمایا کہ وہ بہت ذہین ہیں اور تمام آئمہ معصومین علیہم السلام کے علوم ان کو عطا کر دیئے گئے ہیں۔

ہم سورہ مبارکہ احزاب میں پیغمبر اکرم ﷺ کے بارے میں پڑھتے ہیں کہ وہ لوگوں کو اللہ کے دین کے طرف دعوت دیتے ہیں، زیارت آل یاسین میں ہم جب امام علیہ السلام پر سلام بھیجتے ہیں تو کہتے ہیں: اللہ کے طرف دعوت دینے والے پر سلام ہو۔

عربی زبان میں نام کے ساتھ ساتھ کنیت بھی ہوتی ہے، جیسے: ابالفضل یا ابوالحسن۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: مہدی میری اولاد میں سے ہے، ان کا نام میرا نام ہے، ان کی کنیت میری کنیت ہے، شکل و صورت، اخلاق و گفتار میں سب سے زیادہ میری شباہت رکھتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

صابن یا ملاقات

میرا نام محمد ہے، کئی سال پہلے میں بصرہ میں رہتا تھا جو عراق کا ایک شہر۔ میرے والد عطر بیچتے تھے،ان کی دکان میں جڑی بوٹیوں سے بنی دوائیاں،صابن اور اس طرح کی مختلف اشیاء موجود تھیں،

ان میں سے بیشتر اشیاء میرے والد خود تیار کرتے تھے۔ مثلاً:صابن کو پہلے پکاتے

،اس کے بعد چھت پر ڈال دیتے تاکہ خشک ہو جائیں اور مجھے اس کا خیال رکھنے کو کہتے۔

ایک دن چھت پر بیٹھا تھا کہ والد آئے،ان کا لباس گیلا تھا،بہت پریشان لگ رہے تھے۔ میں نے انھیں سلام کیا اور ان کے پاس بیٹھ گیا۔ والد پریشانی کے عالم میں صابن کی جانب دیکھ رہے تھے،میں نے پوچھا:کچھ ہوا ہے؟

میری جانب دیکھے بغیر کہنے لگے:کیا تم سوچ سکتے ہو کہ میں اس صابن اور مال و دولت کو امام مہدی علیہ السلام سے زیادہ چاہتا ہوں اور اسے میں خود بھی نہیں جانتا تھا۔ میں بہت حیران ہوا،کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کہوں؟

میرے والد امام علیہ السلام کے عاشق تھے ان کی دلی خواہش تھی کہ کسی دن وہ امام علیہ السلام کی زیارت کر سکیں۔

Presented by Ziaraat.Com

حیرانی سے والد کو دیکھ رہا تھا جو کہہ رہے تھے: آج دکان میں امام علیہ السلام کے ساتھیوں میں سے تین افراد کچھ خریدنے آئے۔ طے پایا کہ میں بھی ان کے ساتھ جاؤں تاکہ اپنی خواہش کو پاسکوں۔

ہم چل پڑے، یہاں تک کہ ایک نہر پر پہنچے، میں سارا راستہ سوچتا رہا جب امام علیہ السلام کو دیکھوں گا تو کیا کہوں گا۔ نہر کے کنارے کوئی کشتی نہ تھی۔ وہ پانی پر چلنے لگے اور مجھ سے کہا کہ "بسم اللہ" کہو اور اللہ سے کہو، امام علیہ السلام کی خاطر مجھے طاقت دے۔ میں نے "بسم اللہ" پڑھی اور چل پڑا۔ پانی راستے کی طرح میرے پاؤں کے نیچے تھا۔ اچانک آسمان بادلوں سے بھر گیا اور تیز بارش شروع ہوگئی۔ میرا ذہن فوراً اس صابن کی طرف آگیا، اسی لمحے پانی میں گر گیا، ڈوب رہا تھا کہ ان ساتھیوں نے مجھے پانی سے باہر نکالا۔ ان میں سے ایک نے کہا: اپنے ذہن میں کسی بھی دوسری سوچ کو نہ آنے دو اور دوبارہ سے چل پڑے۔

جلد ہی اپنی منزل پر پہنچ گئے، صحرا کے درمیان ایک خیمہ میں امام علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے، ایک قدم کے فاصلے پر مگر میں نہ دیکھ سکا، اس لیے کہ دنیا کو ان (علیہ السلام) سے زیادہ چاہتا تھا، انھوں نے کہا: اس صابن والے کو واپس بھیج دو۔

والد مسلسل صابن کی جانب دیکھ رہے تھے۔ میں انھیں دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا، بھلا کوئی کہہ سکتا تھا کہ یہ صابن کسی دن امام علیہ السلام سے دوری کا باعث بن جائے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

تعلیم حاصل کرنا

روز سکول کے راستے میں اُسے دیکھتا۔ سڑک کے کنارے اپنے ساز و سامان؛ پالش، برش اور چھوٹا سے ڈبہ لیے بیٹھا ہوتا۔ تقریباً میرا ہم عمر ہی ہے۔

ایک دن اس کے پاس گیا اور پوچھا: تم سکول کیوں نہیں آتے ؟

اس نے جواب دیا: میرے والد نہیں، کام کر کے ہی پیسے کما سکتا ہوں۔

میں نے کہا: تم کتنے خوش قسمت ہو، کاش! میں بھی سکول نہ جا سکتا۔

وہ مسکرانے لگا: مگر میں تو سکول جانا بہت پسند کرتا ہوں۔ روز ادھر آتا ہوں تا کہ بچوں کو سکول جاتے دیکھوں اور ان کو خوبصورت ترانہ پڑھتے سنوں۔

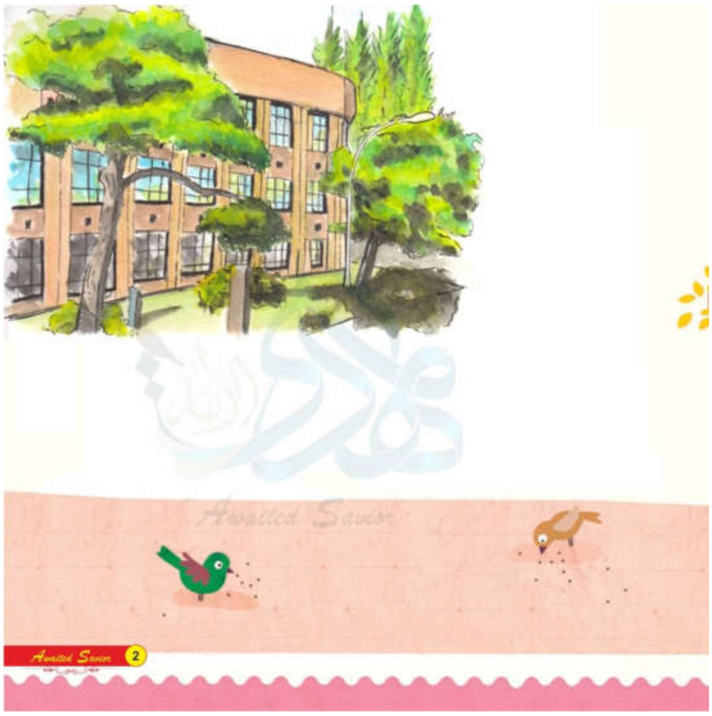

Presented by Ziaraat.Com

میں نے پوچھا: تمہیں کب تک کام کرنا ہو گا؟

جواب میں کہنے لگا: میری والدہ کہتی ہیں امام مہدی علیہ السلام بہت مہربان ہیں۔ وہ سب بچوں کا سکول جانا اور پڑھنا پسند کرتے ہیں۔ والدہ کہتی ہیں جب وہ آئیں گے کوئی بچہ کام کرنے پر مجبور نہیں ہو گا اور کوئی بھی علم حاصل کرنے سے محروم نہیں رہے گا۔

سوچنے لگا کہ بچے کو کیسے خوش کروں کہ امام علیہ السلام بھی خوش ہو جائیں۔

بیگ کھولا اور کتابوں کو باہر نکالا اس سے کہا: چاہتا ہوں ہر روز سکول سے چھٹی کے بعد تمھیں ایک عبارت یاد کراؤں۔

اس نے کچھ سوچا اور کہنے لگا: میں بھی ہر روز تمھارے جوتے کو پالش کر دیا کروں گا۔

میں نے بھی خوشی سے اس کی بات کو قبول کر لیا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

امام علیہ السلام کے مدد گار

اے ایمان والو! تم میں سے جو بھی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ بہت جلد ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا

جن سے اللہ محبت کرتا ہو گا اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہوں گے، مومنین کے ساتھ نرمی سے اور کافروں کے ساتھ سختی سے پیش آنے والے ہوں گے۔"(سورہ مائدہ، آیت 54)

امام صادق علیہ السلام جب بھی امام مہدی علیہ السلام کے دوستوں اور مددگاروں کے بارے میں بات کرتے تو فرمایا کرتے کہ اس آیت مبارکہ میں "جن سے اللہ محبت کرتا ہو گا اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہوں گے" کا ذکر فرمایا ہے یہ وہی لوگ ہیں جو امام مہدی علیہ السلام کے دوست اور مددگار ہیں۔

یعنی امام مہدی علیہ السلام کے دوست اور مددگار اللہ تعالیٰ کو بہت پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی ان کو بہت پسند کرتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

پس اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم بھی ان لوگوں میں شامل ہو جائیں جن سے امام مہدی علیہ السلام محبت کرتے ہیں اور امام علیہ السلام کے مددگاروں میں ہمارا نام بھی لکھا جائے تو ہم سب پر لازم ہے کہ ایسے کام انجام دیں جس سے ہمارا اللہ ہم سے راضی ہو جائے اور ہم سب کو ان لوگوں میں شامل کرے "جن سے اللہ محبت کرتا ہے اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں" تاکہ ہم بھی امام علیہ السلام کے مددگاروں میں شامل ہوں۔

اس بات کو بہتر سمجھنے کے لیے ہم قرآن کریم کی ان آیات مبارکہ کو نکال کر پڑھیں جن میں اللہ تعالیٰ نے ہماری راہنمائی فرمائی ہے تاکہ ہم بہتر طور پر جانیں کہ وہ کون لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے؟

جیسے کہ سورہ بقرہ، آیت 195 میں آیا ہے: "اللہ نیکی کرنے والوں کو یقینا پسند کرتا ہے۔"

نیکی کرنے والے کون لوگ ہیں جنہیں اللہ پسند کرتا ہے؟

آیئے مل کر نیکی کرنے والوں کے بارے میں چند جملے لکھتے ہیں:

۱ نیکی کرنے والے غریب اور ضرورت مند لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔

۲ نیکی کرنے والے اپنے والدین کا احترام کرتے ہیں۔

۳ نیکی کرنے والے اپنے واجب کام نماز، روزہ وغیرہ کو نہیں بھولتے۔

Presented by Ziaraat.Com

عزیز مہمان

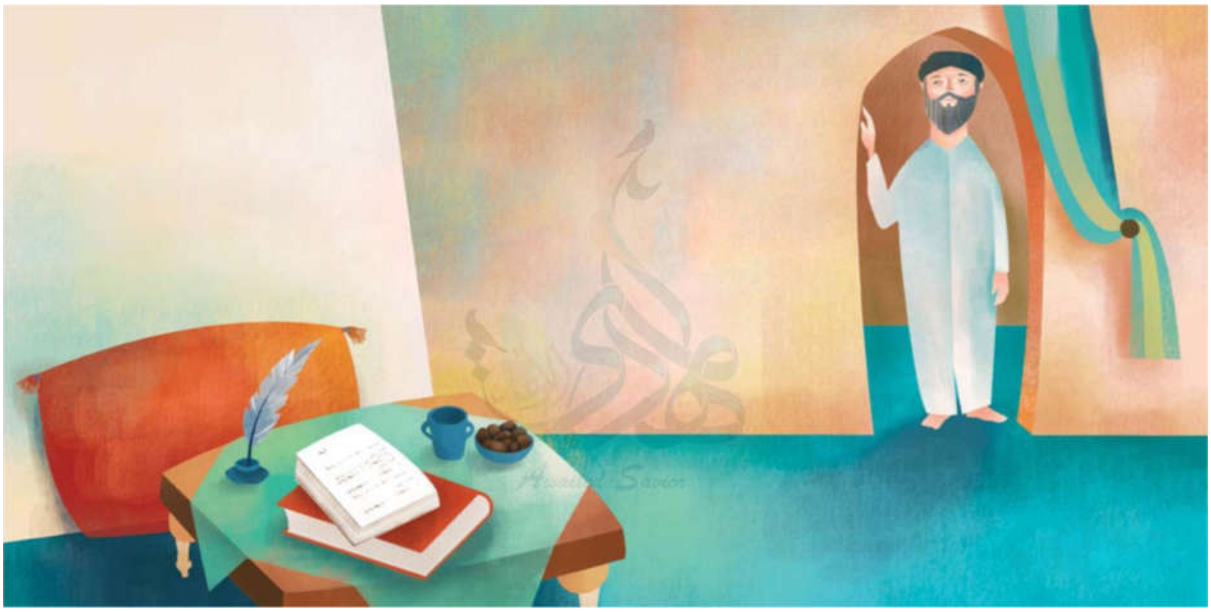

انہیں نیند نہیں آ رہی تھی، جیسے ہی آنکھیں بند کرتے استاد کا چہرہ اور کتاب جو ہمیشہ استاد کے پاس ہوتی ان کے سامنے آجاتی۔ اٹھے، وضو کیا اور نماز پڑھنی شروع کر دی۔ اپنے آپ سے کہنے لگے ۔۔

صبح کی نماز پڑھی، ناشتہ کیا، جوتے ۔۔۔

پہنے اور چل پڑے،

سارا راستے سوچتے رہے کیسے کتاب کو لیا جائے۔

علامہ کلاس میں داخل ہوئے اور بیٹھ گئے، ابھی تک استاد نہیں آئے تھے۔ استاد نے شیعوں کے بارے میں جو کتاب لکھی تھی بہت مشہور ہو چکی تھی۔ وہ اپنی کتاب کسی کو نہیں دیتے تھے کیونکہ جانتے تھے کہ شیعہ علماء ضرور اس کتاب کا جواب دیں گے۔

Presented by Ziaraat.Com

استاد، علامہ حلی کو بہت پسند کرتے تھے، کیونکہ ان کے شاگردوں میں وہ سب سے بہتر تھے۔ اس دن جب کلاس ختم ہوئی۔ علامہ اٹھے اور استاد کے پاس گئے جو شاگردوں کے سوالات کا جواب دے رہے تھے، انتظار کرنے لگے کہ شاگرد چلے جائیں۔ آخری بندہ جب خدا حافظ کہہ کر چلا گیا تو استاد نے مسکرا کر علامہ حلی کو دیکھا۔ علامہ حلی نے کہا: آپ اپنی کتاب مجھے امانت دیں گے؟

استاد کے ذہن میں ایسی بات نہ تھی کہ علامہ حلی اس طرح کی بات کریں گے۔ سوچ میں پڑ گئے اور خود سے کہنے لگے: کتاب کے صفحات کی تعداد اتنی زیادہ ہے اگر اس سے لکھنا چاہیں تو انہیں کم از کم ایک سال لگے گا کہ کتاب سے لکھیں اور استاد نہیں چاہتے تھے کہ اپنے بہترین شاگرد کو ناراض کریں، کہنے لگے کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ ایک رات سے زیادہ یہ کتاب کسی کو امانت نہ دوں۔

علامہ حلّی

علامہ نے خوشی سے کتاب لی اور جلدی سے گھر کی طرف چل پڑے۔ انہیں راستے میں دائیں بائیں کا بالکل ہوش نہیں تھا ایسے جیسے شہر میں کسی کو نہ جانتے ہوں۔

علامہ نے وضو کیا، کتاب کھولی اور لکھنا شروع کر دیا۔ لکھنے میں جتنی بھی جلدی کی، لیکن اس میں بہت ٹائم لگ رہا تھا۔ مسجد سے اذان کی آواز سنائی دینے لگی، علامہ نے کام سے سر اٹھایا مغرب کا وقت ہو چکا تھا۔ اٹھے، نماز پڑھی اور دوبارہ لکھنے بیٹھ گئے۔

Presented by Ziaraat.Com

آسمان ستاروں سے بھر چکا ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا اور کانوں میں صرف شاں شاں کی آوازیں ٹکرا رہی تھیں کہ اچانک لکڑی کے دروازہ کے کھٹکھٹانے کی آواز آئی۔ علامہ نے دروازہ کھولا تو ایک روشن و مسکراتا چہرہ، جنہوں نے سبز کپڑے پہنے ہوئے دروازہ پر موجود تھے، علامہ نے ان کے مسکراتے چہرے کو دیکھا تو انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے ان کی تمام تھکاوٹ ختم ہو گئی ہے۔

مہمان کہنے لگے: اندر آنے کو نہیں کہیں گے؟ علامہ دروازے کے آگے سے ہٹے تو مہمان اندر داخل ہو گئے۔

مہمان آگے آگے چل رہے تھے اور علامہ پیچھے پیچھے، مہمان اُسی کمرے کی طرف گئے جہاں علامہ کتاب سے لکھنے میں مصروف تھے۔

علامہ مہمان کے لیے چائے لینے کے لیے چلے گئے۔

چائے کا کپ کچھ کھجوریں کے ساتھ مہمان کے آگے رکھا جو کتاب کو دیکھ رہے تھے۔ مہمان نے سر اٹھایا اور مسکراتے ہوئے کہنے لگے: تم تھک چکے ہو، کچھ آرام کر لو، میں اس کام کو مکمل کر لیتا ہوں۔

علامہ نے آنکھیں بند کر لیں اور ایسی نیند آئی جیسے سالوں سے نہ سوئے ہوں۔

مرغ کی بانگ سے علامہ کی آنکھ کھلی تو صبح کی اذان ہو رہی تھی۔ اٹھتے ہی علامہ کو کتاب یاد آئی جس پر کام کر رہے تھے، فوراً اس کی طرف لپکے، کیا دیکھتے ہیں کہ ساری کتاب لکھی جا چکی ہے اور آخری صفحے کے آخر میں لکھنے والے نے اپنا سائن کیا ہوا ہے:

حجت بن الحسن (علیہ السلام)

علامہ کو سمجھ آ گیا کہ رات جو مہمان تشریف لائے وہ کوئی اور نہیں خود امام مہدی علیہ السلام تھے، صفحوں کو ہاتھوں میں لیا اور علامہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

Presented by Ziaraat.Com